358

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

فاوہا غلام احمدی

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

THE ALFAZL
QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی
اسسٹنٹ ایڈیٹر حافظ جمال احمد

فی پرچہ تین پیسے

اخبار ہفتہ میں تین بار

قیمت سالانہ پیشگی ششماہی للعمر سہ ماہی عار بیرون ہند

الفضل

قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲	مطابق ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۳ھ	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء	نمبر ۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خاندان میں بھی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صاحبزادی علیل ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ جو کچھ دنوں سے اپنے گاؤں میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک واپس تشریف نہیں لائے۔

نظم

ذیل میں جناب مولوی غلام احمد صاحب اختر کی وہ نظم جو ۱۸ جنوری ۱۹۲۵ء کو مسجد مبارک میں حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پڑھی گئی۔ درج کی جاتی ہے،

عشق نازاں کہ بایں حسن و جمال آمدۂ
صبر نالاں کہ بایں غنج و دلال آمدۂ

سرو نازم! ز قدت حشر قیامت ہا شد
در چنیں شور دگر با چہ خیال آمدۂ

رشک طوبیٰ ز خرام تو شدہ سبزہ ہند
لالہ ساز گل انگیختہ بجمال آمدۂ

لے ہمائے جبروت خانہ بشغانۂ ملکوت
اوج پرواز تو باآں پر و بال آمدۂ

مسند احمدؐ و اورنگ محمدؐ حق تست
کہ باآں حسن و بآں جاہ و جلال آمدۂ

با دم تیغ جج سینۂ دجّال بدر
مرد میداں! زپئے جنگ و جدال آمدۂ

صلح عیسےٰ بتو زیبا و جہاد موسےٰ
کہ تو ماذوں زپئے صلح و قتال آمدۂ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آشتی با پسرِ آدم و خنجر بہ ددان، عاشق صلحی و مشتاق جدال آمدہٴ
زندگی علم دارادت سعة و سمع و بصر، واز کلام آیتے از سبع طوال آمدہٴ
عقل آوارہٴ و مجوج ز تو موسے علم، خضر حق بیں بہ عجب قرب و کمال آمدہٴ
سوئے اسلام کند یورپ و امریکہ رجوع، حسنِ فطرت پئے تبدیل خصال آمدہٴ
کعبِ خود بعد لعنت ... ببرد مصر فرنگ، بہ کنعان ہدیٰ باچہ جمال آمدہٴ
آدم عصری و نوع بشر از اہل تو اند، از بہشت ملکوتی بعیال آمدہٴ
حسن برق افگن و از عشق بقلبت طوفانست، باچنیں سوز و ضیا مہر مثال آمدہٴ
بجبیں رنگ جمال است و بچیں برق جلال، جامع جملہ محاسن بکمال آمدہٴ
حسن نور ازلی ز آئینہ ات عکس فگن، چہ بگویم بچہ خط و بچہ خال آمدہٴ
خیزد از طبلہٴ یاقوتِ لبت دُرِ عدن، خوں شود لعل بآں حسن مقال آمدہٴ
سخن از حق شنوی و بزباں میگوئی، سمع مست است کہ با سحر حلال آمدہٴ
بیتو با خویش نبودیم و گذار فرنگ، بر سر ما ز رہِ لطفِ کمال آمدہٴ
مشت فاکم سر راہت نفتا دازتم عجز، آمدی لیک بمرآت خیال آمدہٴ
مرد یک سے طپد و تار نگہ سے پیچد، کز غنا برقع بجستم بجمال آمدہٴ

"دل اختر بکف پا بہ تبختر میمال،
بر سرِ کشتہ دگر باچہ خیال آمدہٴ

شرارِ اہلحدیث کی مزوّرانہ چال

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ورود دمشق پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"مرزا صاحب کے بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حدیث شریف میں جو لفظ مسیح موعود ہے۔ اس سے استعارہ کے طور پر قادیان مراد ہے۔ اور یہ کہنے والا (بقول خود) مسیح موعود ہے۔ جس نے دمشق میں منارہٴ بیضا کے پاس اترنا تھا۔ پس جب وہ مسیح موعود اپنے مجازی مقام دمشق میں اُتر چکا۔ اور دمشق کے معنے یقینی اور قطعی قادیان متعین ہو گئے۔ تو اب یہ خلیفہ جی کون جو مسیح موعود کے خلاف منشاء اس لفظ کو حقیقت میں لے جا رہے ہیں۔ اور ان کے ممبران سٹاف کون جو مسیح موعود کی تصریحات کے خلاف معنے کی تائید کر رہے ہیں" (اہلحدیث ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء)

مولوی صاحب نے مندرجہ بالا عبارت میں حضرت مسیح موعود کے جس بیان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کو ازالہ اوہام طبع اول ۶۳ سے یوں نقل کیا ہے :-

"دمشق چونکہ یزیدیوں کا دارالحکومت تھا۔ اس لئے دمشق سے مراد یہاں وہ مقام ہے۔ جس میں یزیدی الطبع لوگ رہتے ہوں۔ چنانچہ قادیان میں اکثر یزیدی لوگ رہتے ہیں"

مولوی ثناء اللہ صاحب کے الفاظ مذکورہ سے صاف طور پر دو نتیجے نکلتے ہیں۔ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کو بطور استعارہ دمشق قرار دیا ہے (۲) اب حقیقی دمشق مراد لینا مسیح موعود کے منشاء اور آپ کی تصریحات کے خلاف ہے۔

پہلے نتیجہ پر تو ہم بھی صاد کرتے ہیں۔ ہاں دوسرے نتیجہ کی غلطی کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ حقیقی دمشق مراد لینے کو خلاف منشاء مسیح موعود خیال کرنا بالکل دھوکہ دہی ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۴۱۵ پر دمشقی حدیث کی تعبیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"پھر بعد اس کے ہم یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اگر ظاہر پر ہی ان بعض مختلف حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ محمول کیا جائے۔ تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایسے کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دے۔ جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو۔ اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے۔ کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنافی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی روپ لے لیں۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل انہیں وہ مرتبہ ظلی طور پر بخش دیوے۔ جو ہمیں بخشا۔ تو اس صورت میں بلاشبہ ان کا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے"

اور پھر صفحہ ۴۱۶ پر فرماتے ہیں :-

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے وعدے جو اسکے رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی نسبت ہوتے ہیں۔ کبھی تو بلاواسطہ پورے ہوتے ہیں اور کبھی بالواسطہ ان کی تکمیل ہوتی ہے"

ناظرین! اسی ازالہ اوہام میں اس حوالہ کی موجودگی کے باوجود نتیجہ ثانیہ کا مُدعی کہاں تک حق پسند کہلا سکتا ہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی اس ہمیشہ کی بڑ پر کہ میں احمدیہ لٹریچر سے احمدیوں کی نسبت زیادہ واقف ہوں۔ للہ فی اللہ کچھ بھی شرمائینگے۔

خاکسار

اللہ دتا جالندھری

احباب!

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرمادیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

359

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دار الامان - ۲۰ جنوری ۱۹۲۵ء

ہمارا نصب العین کس قربانی کا مطالبہ کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کے سامنے اللہ تعالیٰ کے ارشاد و ہدایت سے جس نصب العین کی تجدید کی ہے۔ وہ آپ کے خطبہ جمعہ میں احمدی جماعت تک پہنچ چکا ہے۔ اب قدرتی طور پر یہ سوال ہوتا ہے کہ یہ نصب العین ہم سے کس قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔

دنیا کی کوئی عالی ہمت قوم قربانیوں کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی اور خدائی سلسلوں کی تاریخ ابتدائے آفرینش سے لیکر آج تک جن قربانیوں کو پیش کرتی ہے۔

وہ اپنی نوعیت میں لانظیر ہیں

دنیا کے اغراض و مقاصد کے لئے دنیا کی حکومت و دولت کے لئے بھی لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو خطرات میں ڈالتے ہیں۔ مگر ان قربانیوں کی قیمت دنیا کے سکے دنیا کی وجاہت اور زیادہ سے زیادہ حکومت ہو سکتی ہے۔ اور یہ تمام چیزیں چونکہ نظر آتی ہیں۔ اس لئے وہ ایک قسم کا تبادلہ ہوتا ہے۔ لیکن جو قربانی صداقت کے قبول کرنے اور پھر اس کی اشاعت کے لئے کرنی پڑتی ہے۔ اس کی حقیقت جدا گانہ ہے۔ اور دنیا کی کوئی چیز اس کا بدلہ اور قیمت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ دنیوی اغراض اور منافع اس مقصد کے سامنے ہیچ ہوتے ہیں جس کے لئے وہ قربانی کی جاتی ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ

دنیا کے تمام مفاد کو قربان کرنا اسمیں پہلی شرط ہے

ہم نے خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ رسول کو ایسے وقت میں قبول کرنے کی سعادت پائی۔ جب کہ دنیا کی نظر میں وہ (نعوذ باللہ) ایک مفتری اور کاذب سمجھا گیا تھا۔ اور جس کو اس وقت قبول کرنا تمام لوگوں سے قطع تعلق کرنے کا مترادف تھا۔ اور اس راستہ میں ہمارے بھائیوں نے اپنے رشتہ داروں اپنے عزیزوں اپنے مال و متاع اپنے وطنوں اور عزتوں کو قربان کیا۔ اور بہتوں نے اس نعمت کو

اپنے خون سے حاصل کیا

اب جس حق و حکمت کو ہم نے اس قدر قربانیوں سے حاصل کیا ہے۔ کیا اس کا یہ اقتضا نہیں۔ کہ جس کے لئے ایک وقت ہم ساری دنیا کو چھوڑنا آسان سمجھتے تھے۔ آج اس کی طرف دنیا کو بلانے کے لئے پھر اپنی موت کے وارنٹ پر آپ دستخط کریں۔ پہلے ہماری قربانیاں ہماری اپنی ذات کے لئے تھیں۔ اور اب ہم جو کچھ بھی قربان کرینگے۔

وہ اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے بچانے کیلئے

دنیا میں اعتقادی اور عملی کمزوریوں کا جو طوفان آ رہا ہے۔ جس نے دنیا کے تمدن۔ اخلاق اور سیاست کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ اسکی اصلاح اور درستی کا کام خدا تعالیٰ کی مشیت نے تمہارے ہاتھ میں دیا ہے۔ اس لئے کہ تم اس لوائے کے حامل ہو۔ جو خدا کا برگزیدہ رسول مسیح موعود لیکر آیا۔ اور جس کو خدا تعالیٰ نے

دین واحد پر جمع کرنے کا ارشاد فرمایا

اور جو اس نصب العین اور مقصد کو تمہارے سپرد کر گیا۔ بیشک آج تم تھوڑے ہو۔ بیشک تمہارے مالی اسباب اور ذرائع محدود اور مختصر ہیں۔ مگر قضائے آسمان یہی ہے کہ احمدی قوم ہی دنیا کی فلاح اور نجات کا ذریعہ ہو۔ اس لئے اس حق کے پہنچانے کے لئے تم اپنے آپ کو ہر خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کوئی خدائی سلسلہ کبھی تلوار سے پھیلایا نہیں گیا۔ وہ احمق اور نادان علماء ہیں جو دشمن کے ہاتھ میں اپنے خلاف ایک خطرناک تلوار دیتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ اگر مرتد کی سزا قتل نہ ہو۔ تو آریہ سماج مسلمانوں کو مرتد بنا لے۔ ان دشمنان دین کے خیال میں اسلام اپنی علمی اور اعجازی براہین اور دلائل اور روحانی نشانات اور آیات کی قوت سے زندہ نہیں۔ بلکہ تلوار کے ذریعہ قائم ہے۔ جو آجکل کسی کے بھی ان کے ہاتھ میں نہیں۔ لیکن ہم نے اسلام کو دلائل و براہین اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ آیات و نشانات سے زندہ مذہب سمجھا۔ اور قبول کیا ہے۔ اس لئے ہم کو نہ صرف غیر قوموں تک اسلام کو پھیلانا ہے۔ بلکہ ان نام کے مسلمانوں کو بھی

مسلمان را مسلمان باز کردند

کی حد کو پورا کرنے کے لئے ان غلط عقائد اور اعمال کے خلاف جنگ کرنا ہے۔ جنہوں نے اسلام کی پاکیزہ طلعت کو تاریک بنا دیا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارا کام کٹھن اور ہماری منزل دور ہے۔ لیکن ہمیں جس بات سے تسلی اور اطمینان ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ آفاق میں پھیل جائے۔ اس نے آپ حضرت مسیح موعود کو فرمایا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اس لئے اگر ہم اس مقصد اور غرض کو لیکر کھڑے ہونگے۔ تو خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے ساتھ ہوگی۔ پس اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اور اس نصب العین کو مدنظر رکھ کر متفق فی العمل ہو کر کام لو۔ چونکہ یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ اشاعت کے کام کو ہم پوری ترقی دیں۔ اور جو کام اس مقصد کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ ان کو قوی کریں۔ بلاد غربیہ میں جو مشن اشاعت کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ اور جو ذرائع تبلیغ ان مشنوں نے اختیار کئے ہیں۔ ان کو قوی اور کامیاب بنائیں۔ اس کے لئے سردست ہماری معمولی قربانیاں بہت بڑی مدد کا باعث ہو سکتی ہیں اس لئے یورپ اور امریکہ کے لوگ عیسویت کی اشاعت میں کروڑوں روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ وہ قومیں جس وقت اسلام کو قبول کر لینگی۔ یقیناً وہ اس صداقت کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اپنی تھیلیوں کے منہ کھولدینگی۔ اور تمہاری محنتوں کا صحیح نتیجہ پیدا ہو جائیگا۔ لیکن جب تک وہ صداقت سے دور ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ انکو واقف کرنے کے لئے اپنے چند سکوں کی پرواہ نہ کریں۔

گذشتہ اشاعت میں ریویو آف ریلیجنز کی لنڈن سے اشاعت کا اعلان ہو چکا ہے۔ اس رسالہ کو اگر باقاعدہ اور مضبوط بنایا گیا۔ تو تم خود سمجھ لو کہ اس کا اثر اور اسکی ذمہ داری کس قدر ہوگی۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اسکی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچائیں۔ اس رسالہ پر زیادہ سے زیادہ ہم کو ایک پیسہ روز خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر ہم اپنی غیر ضروری چیزوں میں یہ گنجائش پیدا کر لیں۔ تو یہ بہت بڑی قربانی نہیں۔ بلکہ یہ صرف رسالہ کے لئے ہے۔ ہم کو وہاں کے مشن اور دوسرے ممالک کے مشنوں کو مضبوط کرنا ہے۔ اور ان کے علاوہ سلسلہ کے مرکز میں جو کام ہو رہے ہیں۔ ان کو نہ صرف اطمینان سے چلانا ہے بلکہ ان کو بڑھانا ہے پس ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کو ایک یہ تہیہ کر لینا چاہیئے۔ کہ

خدا کی راہ میں ہم سب کچھ دینے کو تیار ہیں

جب تک اس عزم اور ہمت کو لیکر ہم کھڑے نہیں ہوتے۔ اس وقت تک کامیابی کی امید دور ہے۔ پس جو نصب العین ہمارے سامنے ہے۔ اس کا مطالبہ یہی ہے کہ صداقتی فطرت اگر کچھ جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ اللہ کی اس راہ میں صرف کر دو۔ کیونکہ اس زمانہ کا جہاد اکبر یہی ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کر لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماجیو بتلاؤ!
کیا یہی شرافت اور تہذیب ہے

چند روز کا ذکر ہے۔ کہ یہاں ایک ہندو ساہوکار کی دکان میں چوری ہو گئی۔ آہنی الماری توڑ کر بدمعاش سونا چاندی لے گئے۔ جس کا ہمیں بہت افسوس ہے۔ اس خبر کو پرتاب میں یہ عنوان دیکر چھاپا گیا ہے۔ "قادیانی نبی کے مقبرہ کے نزدیک ڈاکہ" اب کوئی پوچھے کہ یہاں "قادیانی نبی کے مقبرہ" کے ذکر کا کونسا موقعہ تھا۔ اور اسطرح بیہودہ دل آزاری سے کیا حاصل۔ کیا آریہ سماجی کتب میں یہ کوئی تحریر درج تھی۔ جو اب پوری ہونے پر خوشی منائی گئی ہے یا ہماری کسی کتاب میں پڑھ لیا ہے کہ جہاں نبی کا مقبرہ ہو۔ وہاں ڈاکہ نہیں پڑتا۔ آخر اس تحریر سے اس قسم کی نیش زنی سے حاصل؟ پھر واقعیت کے لحاظ سے بھی یہ بات بالکل غلط ہے۔ مقبرہ شہر سے باہر جنوب کی طرف ہے۔ اور ہندو ساہوکار کی دکان بالکل شمالی کی جانب۔

اس سے پہلے پرتاپ کو اسکے نامہ نگار نے تین چار بار غلط رپورٹ کر کے اسکے وقار کو صدمہ پہنچایا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے معزز عنایت فرما مہاشہ کرشن کو اس کا احساس نہیں ہوا پہلے یہ خبر اڑا دی گئی۔ کہ قادیان میں بوچڑ خانہ کھل گیا۔ پھر اسکی تشریح کی گئی کہ قادیان کے احمدیوں نے قادیان میں بوچڑ خانہ کھولنے کے لئے درخواست دی ہے۔ ہم نے چیلنج کیا۔ کیونکہ نہ تو قادیان میں بوچڑ خانہ کھولا گیا۔ نہ احمدیوں نے قادیان کے لئے درخواست دی۔ اور گو بوجہ کثرت اور شدت ضرورت انہیں پورا پورا حق حاصل ہے۔ مگر وہ معدودے چند ہندوؤں کے احساسات کے لحاظ سے خاموش ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ پرتاپ نے اس غلط بیانی کی تردید نہ کی۔

پھر ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہر پرسکول کے لڑکے اور استاد و دیگر معززین ٹرپ پر گئے۔ ایک شخص اپنی گائے ساتھ لیتا گیا۔ کہ وہاں گھاس وغیرہ چر لیگی۔ چند شورہ پشت نوجوانوں نے بعض گاؤں میں جاکر اطلاع کی۔ کہ احمدی یہاں گئو ہتیا کرینگے چنانچہ کئی لوگ جوش میں بھرے ہوئے آ گئے۔ لیکن جب ان کو اصل حقیقت معلوم ہوئی تو وہ ان فساد پسندوں کو گالیاں دینے لگے۔ کہ ہمیں ناحق گمراہ کیا۔

پھر ایک موقعہ پر بڑے بڑے عنوانوں کے ساتھ یہ خبر درج اخبار ہوئی۔ کہ احمدیوں نے حملہ کر دیا۔ اور بازار میں ہڑتال ہے بھگدڑ مچ گئی۔ جب یہ خبر چھپکر آئی اور اخبار پڑھا گیا تو ہم بہت حیران ہوئے مگر ہم نے پڑھا بے ساختہ یہی کہا کہ یہ کس قادیان کا ذکر ہے۔ اور کہاں؟ بات دراصل یہ تھی کہ کسی غیر احمدی نے مکان بنا لیا۔ ہندوؤں نے کہا کہ یہ جگہ ہماری ہے اور اسی سلسلہ میں اسے مار پیٹا اور پھر بھاگ آئے۔ اور بات بنالی اور اس میں احمدی حصے کو علم بھی نہ تھا۔ اخبار سے پڑھکر علم ہوا۔ میں مہاشہ کرشن سے درخواست کرونگا۔ کہ وہ اپنے اخبار (پرتاپ) کو اس قسم کی لغویتوں سے بچائیں۔ یہ اصول درست نہیں۔ کہ ہر ایک خبر جو ہندو مفاد اپنے اندر رکھتی ہو اور احمدیوں یا مسلمانوں کے خلاف ہو وہ درست اور قابل اندراج بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح خبر کا عنوان اس قسم کا رکھنا جیسا کہ اس چوری کا رکھا گیا ہے۔ تہذیب و شرافت سے بہت بعید ہے۔ (اکمل قادیان)

ڈاک ولایت

(رقم زدہ مفتی محمد صادق صاحب)

چھ ماہ سے زائد عرصہ ہوا کہ امریکہ کے ایک مشہور پادری جان زویمر سفر و سیر کرتے ہوئے قادیان پہنچے۔ تمام مدارس و کتبخانے و دفاتر دیکھے۔ اور حضرت صاحب کی خدمت میں چند ایک سوال کئے۔ اور ایک فوٹو لے کر چلے گئے۔ اب وہ اپنے وطن امریکہ پہنچے ہیں۔ اور وہاں کے اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادری صاحب امریکہ میں شہر بشہر گشت لگا رہے ہیں۔ اور عیسائیوں کو اپنے پُرزور لیکچروں میں ڈراتے پھرتے ہیں کہ غضب ہو گیا۔ اب اسلام یورپ امریکہ پر حملہ آور ہونے لگا ہے۔ امریکہ میں بھی احمدیوں کا مشن قائم ہو گیا ہے اور رسالہ مسلم سن رائز عیسائیت کے خلاف بہت نقصان رساں کام کر رہا ہے۔ اور اسلام اب وہ پہلا سا اسلام نہیں رہا بلکہ اپنے نئے سلسلہ (احمدیہ) کے ذریعہ سے اسکے حملے عیسائیت پر نہایت سخت ہو رہے ہیں۔ عیسائیوں کو بیدار ہونا چاہیئے۔ اور بہت کوشش کے ساتھ ان حملوں کو روکنا چاہیئے۔

امریکہ کے پہلے احمدی نو مسلم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ حیات میں عاجز راقم کی خط و کتابت کے بعد داخل بیعت ہوئے تھے۔ اور حضرت نے ان کا نام احمد رکھا تھا۔ اب تک نیویارک میں ہیں۔ وہ اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں کہ مولوی محمد دین صاحب تو جاکر انگلستان میں بیٹھ رہے شاید ان کو وہ ملک بہت پسند آگیا ہے۔ مگر یہاں ان کی سخت ضرورت ہے۔ شکاگو کے علاوہ ڈنور میں اور اوماہا میں مشن قائم کرنا چاہئیں۔ اور کینیڈا میں بھی بالخصوص شہر مونٹریال میں ایک اسلامی مشن قائم کرنا چاہیئے۔ اور ایک شاندار مسجد بنانی چاہیئے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اسلام کناڈا میں بہت جلد پھیل جائیگا۔ کیونکہ اسلام صداقت ہے۔ اور فطرتاً صداقت ہے۔ میرا خیال ہے کہ جہاں جہاں انگریز پہنچے ہیں وہاں اسلام جلد پھیل سکتا ہے۔ کیونکہ انگریزوں کو اسلام کے ساتھ کچھ خاص تعلق معلوم ہوتا ہے۔

برادر عزیز محمد یوسف خان صاحب جہلمی جو مولوی محمد دین صاحب کی غیر حاضری میں امریکن مشن کا کام سنبھالے ہوئے ہیں۔ شکاگو سے اپنے ۱۴ دسمبر ۱۹۲۴ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں "یہ ضروری ہے کہ مولوی محمد دین صاحب امریکہ کے مختلف شہروں میں دورہ کریں احمدیہ مشن اور رسالہ مسلم سن رائز کا اس ملک میں کافی چرچا ہو گیا ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانا لازمی ہے۔ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ چھپوا کر بکثرت شائع کرنے چاہئیں۔ مسلم سن رائز کے جو نمبر مولوی صاحب کے لنڈن چلا جانے کے سبب شائع نہیں ہو سکے۔ ان کے سبب سے کام میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ جو نو مسلمین اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔ ان میں سے مفصلہ ذیل خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں:-

برادر غلام رسول (مسٹر رسل)	Brother Ghulam Rasool
بہن فاطمہ (مسز رسل)	Sister Fatima
لطف الرحمن (مسٹر رومن)	Mr: Roman
مسٹر غلام احمد	Mr: Ghulamahmad
مسٹر و مسز فرانسوا	Mr: & Mrs Fransoui
ناصر	Brother Nasir
اسحٰق	Brother Ishaq
محمدیہ	Brother Muhammadia
برادر آدم	Bro: Adum
فرحت	Sister Farhat
عالیہ	Sister Alya
حلیمہ	Sister Hleema
برادر داؤد	David Logan
عبدالرحمن (ولیم)	Abdun Rahman
عبدالرحیم (آگسٹس)	Abdul Rahim
سعیدہ	Sister Saeeda

بہ فرق ایکسچینج اور نئے پریذیڈنٹ کے انتخاب کی گڑبڑی کے آجکل یہاں بہت بیکاری ہے۔"

امید ہے۔ کہ انشاء اللہ میری تعلیم ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء میں ختم ہو جائیگی۔ تب میں براہ انگلینڈ و فرانس واپس ہندوستان چلا جاؤں گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا حسین علی صاحب طہرانی کے دعوٰی کی تردید
اور
مرزا محمود بہائی ایرانی کی کتاب احقاق حق کا جواب
نمبر ۳

(سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۶۹ جلد ۱۲ صفحہ ۱)

ششم یہ عذاب ان پر آئے گا۔ جو اس بات کے مدعی ہیں کہ عذاب کی خبر دینے والا جھوٹا ہے۔ سو یہ چھ صورتیں ہیں۔ جو اس آیت سے لازمی طور پر مستنبط ہوتی ہیں۔ اب اس امر کے سمجھنے کے لئے۔ کہ آیا مرزا حسین علی صاحب طہرانی اس سے مراد ہیں۔ یا آنحضرت صلعم۔ بہت جلدی سے اور آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ بہائی کہتے ہیں۔ کہ مرزا حسین علی طہرانی مراد ہیں۔ ہم اپنی چھ صورتوں کو ان پر چسپاں کر کے دیکھ لیتے ہیں۔ کہ آیا یہ ان پر چسپاں ہو سکتی ہیں۔ پہلی صورت کے مطابق چلو مان لو۔ کہ اس عذاب کے قائل منکرین اور مخالفین مرزا حسین علی صاحب ہیں۔ دوسری صورت منکرین جو عذاب مانگ رہے ہیں۔ ان کے مخاطب مرزا حسین علی صاحب ہیں۔ یا ان کے جانشین۔ تیسری صورت مرزا حسین علی صاحب نے اپنے آنے پر اپنے جانشین اور منکرین کو ان کے اس جلد عذاب مانگنے سے پیشتر ضروری ہے۔ کہ پہلے عذاب کی خبر دی ہو۔ جس پر کہ منکرین نے ان کو کہا ہو۔ کہ اچھا پھر عذاب جلد کیوں نہیں آتا۔ چہارم وہ عذاب جس کے آنے کی منکرین کو مرزا حسین علی صاحب نے خبر دی ہو۔ اب تک نہ آیا ہو۔ ہاں منکرین اس کو جلد طلب کرتے ہوں۔ پنجم۔ اس سوال و جواب کے بعد مرزا حسین علی صاحب کا ان منکرین سے اور منکرین کا ان سے ہونا ضروری ہے۔ کہ اس سے کم از کم ہزار سال بعد عذاب آئے۔ سو اگر ہم مرزا حسین علی صاحب پر یہ آیت چسپاں کر کے ان کو اس کا مصداق بنائیں۔ تو یہ آیت کھلے طور پر کہتی ہے۔ کہ پھر مرزا حسین علی صاحب کے منکرین پر جو ان کے دعوٰی کرنے پر ان کے دعوے کا انکار کریں۔ کم از کم ہزار سال کے بعد عذاب آئے۔ اس وقت ہزار سال کے گذرنے کے بعد اگر ان کے منکرین پر جو اس وقت ہوں عذاب آسکے۔ تو پھر اس آیت کو جس کو معتقدان مرزا حسین علی صاحب اب اس کی سچائی پر پیش کر رہے ہیں۔ اس وقت ہزار سال کے بعد پیش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اب یہ آیت اور یہ معیار انکی سچائی کے لئے پیش کر کے دیکھنے ذریعہ سے کہنا۔ کہ تم مرزا حسین علی صاحب کو مان لو۔ کیونکہ ان کے منکرین پر ہزار سال کے بعد عذاب آئے گا۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے

دوسرا یہ کہ معتقدان مرزا حسین علی صاحب یہ کہتے ہیں۔ کہ عذاب جس کی اس آیت میں خبر دیدی گئی ہے۔ وہ آچکا ہے۔ اور وہ منکرین و مخالفین مرزا حسین علی صاحب کا انکار اور مخالفت ہی عذاب ہے۔ حالانکہ آیت کھلے اور واضح طور پر کہتی ہے۔ کہ عذاب ہزار سال کے بعد آئے گا۔ سو ہر ایک انسان جو ذرا بھی غور کرے گا۔ بخوبی سمجھ جائے گا۔ کہ مرزا حسین علی صاحب طہرانی ہرگز ہرگز کسی صورت میں بھی اس کے مصداق نہیں بن سکتے۔ کیونکہ یہ عذاب تو مرزا حسین علی صاحب کے ہزار سال کے بعد ضروری ہے۔ کہ آئے نہ کہ اسی وقت کیونکہ صاف لکھا ہے۔ کہ ہزار سال کے بعد عذاب آئے گا۔ مگر انہی چھ صورتوں کو جو لازماً اس آیت سے نکلتی ہیں۔ جن کو کہ میں لکھ آیا ہوں۔ آنحضرت پر چسپاں کر کے دیکھو صاف صاف آپ پر اتر آتی ہیں۔ آپ ہی کے منکر اس جلد عذاب کے مانگنے والے ہیں۔ اور آپ ان کے اس قول کے مخاطب ہیں۔ اور جس وقت یہ خبر دی گئی۔ اس وقت تک عذاب نہیں آیا اور اس سے پہلے منکروں کو عذاب کی خبر بھی دی گئی۔ اور جو وقت مقرر ہوا۔ اس کے ہزار سال بعد آپ کے مخالفین پر عذاب آیا۔ اور جن پر عذاب آیا۔ وہ مخالف ہی تھے مومن نہ تھے۔ اور جیسا کہ میں بتلا چکا ہوں۔ ضروری ہے۔ کہ ایک تو وہ عذاب جسمانی ہو۔ ورنہ روحانی عذاب تو صاف انکار ہی کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ ہزار سال کی قید کے پھر کیا معنی ہوئے۔ دوسرا آنحضرت صلعم کی مخالفت کی وجہ سے ضروری ہے۔ کہ وہ آپ کے مخالفین اور منکرین پر عذاب آئے۔ اور جو وقت مقرر ہو۔ اس کے ہزار سال بعد وہ عذاب آئے۔ اور وہ وقت آپ کے تین سو سال بعد شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تین قرنوں کا زمانہ سلامتی اور امن اور خیر کا آنحضرت صلعم نے قرار دیا ہے۔ جیسے کہ فرمایا۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب کہ تین صدیوں کے بعد کا زمانہ فسق و فجور اور فتنہ اعوج کا

360

کا زمانہ ہوگا۔ پس اس وقت سے ہزار سال کے بعد یعنی تیرہ سو سال کے بعد آنحضرت صلعم کے مخالفین پر جب کہ آپ کی صداقت کی اشاعت ہر جگہ کی جاسکے۔ پھر آپ کے منکرین اور مخالفین پر یہ عذاب آئے۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے۔ اور کون ہے۔ جو اس کا انکار کر سکتا ہے۔ سوائے اس انسان کے کہ جس کی روحانی بینائی ماری گئی ہو۔ اور جس کے کان بہرے ہوں۔ اور جس کا دل مسخ ہو گیا ہو۔ کہ ہو بہو اور ٹھیک اس پیشگوئی کے مطابق تیرہ سو سال کے بعد ہزار سال کے گذرنے پر آنحضرت صلعم کے مخالفین پر جب کہ آپ کے سچے جانشین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو عین وقت پر یعنی تیرھویں صدی میں آئے۔ جب کہ آپ نے کھلے اور واضح طور پر آنحضرت کی صداقت کو اور اسلام کے بے نظیر ہونے کو ہر رنگ میں معجزات اور نشانات کے ذریعہ ثابت کیا۔ پورے طور پر اشاعت کی۔ تو اس پیشگوئی کے مطابق جو پہلے کی گئی تھی اس زمانہ میں عین وقت پر عذاب آیا۔ اور جسمانی عذاب آیا۔ اور خبر کے مطابق ہزار سال کے بعد حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ ابی و امی نے جب کہ کھلے اور واضح طور پر مخالفین کے آگے حضور نے اسلام اور آنحضرت صلعم کے کامل وجود کی سچائی کو پیش کیا۔ تو پھر مخالفین اور منکرین پر وہ ہی عذاب جس کی خبر سورہ سجدہ میں دی گئی تھی آیا۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس عذاب کی خبر کو جو آج سے تیرہ سو برس قبل دی تھی۔ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کو عین وقت پر بھیج کر آپ کے ذریعہ اس عذاب کو وقت پر بھیج کر آنحضرت صلعم کی سچائی اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کو سورج کی طرح روشن کر کے بتلا دیا۔

مرزا محمود صاحب بہائی ایرانی اپنی کتاب احقاق حق کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں۔ "لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مریدان خوش عقیدت نے انہی آیات کو ظہور موعود کی خبر اور پیشگوئی سمجھ لیا ہے۔ جن کا وعدہ عام مومنین اور خلفاء سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ان میں ظہور موعود کی کوئی خبر ہی نہیں۔ اس لئے مرزا صاحب مذکور محض اپنے لئے نبوت ثابت کرنے کی غرض سے عام مومنوں اور مسلمانوں کے گذشتہ خلفاء کے واسطے نبوت اور وحی کی منزلت ثابت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں"۔ سو اس میں کوئی شک نہیں۔ اور ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بعض پیشگوئیاں عام مسلمانوں کے لئے ہیں۔ اور بعض خاص کے لئے ہیں۔ مگر ان کو یہ اچھی طرح یاد رہے۔ کہ احمدی جماعت کسی موعود کی آمد کو خاتم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی سے ہرگز ثابت نہیں کرتی۔ دراصل مرزا محمود صاحب بہائی ایرانی نے ہمارے دشمنوں کے اعتراضات پر جو وہ ہم پر کرتے ہیں۔ ان پر بغیر غور کرنے کے ہی ہم پر اعتراض کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہمارے مخالف یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اب وحی اور الہام کا سلسلہ بالکل ہی بند ہو گیا ہے۔ اس کے جواب میں ہم وہ آیتیں پیش کیا کرتے ہیں۔ جن میں وحی اور الہام کا سلسلہ جاری بتلایا گیا ہے۔ اور ہماری حجت ہمارے دشمنوں پر ہوتی ہے۔ کہ جب عام مومنوں کو بھی وحی اور الہام ہو سکتا ہے۔ تو وہ موعود جس کے سپرد ساری دنیا کی اصلاح کا کام رکھا گیا ہے۔ کیا اس کو وحی اور الہام نہ ہوگا۔ یہ استدلال بالاولیٰ اور ایک عام استدلال ہے۔ عالم کہلا کر ایسے استدلال سے ناواقفیت قابل تعجب امر ہے۔

ہم حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہرگز ایک عام موعود نہیں مانتے۔ نہ ہی ایک عام مجدد مانتے ہیں۔ بلکہ ایسا ہی آپ کو نبی مانتے ہیں جیسے کہ حضرت مسیح نبی تھے۔ بلکہ ان سے بہت بڑھ کر مگر باوجود اس کے ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلعم کے دین کی اشاعت کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ جس طرح کہ پہلا مسیح حضرت موسیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے کھڑا ہوا تھا۔

مرزا محمود بہائی ایرانی نے اپنے پیشوا کے دعویٰ کی تائید میں سورہ طٰہٰ کی آیت یومئذٍ یتبعون الداعی لا عوج لہ وخشعت الاصوات الآیۃ کو بھی پیش کیا ہے۔ چنانچہ وہ کتاب احقاق حق کے صفحہ میں اس آیت کو لکھ کر اور اس کا ترجمہ کر کے لکھتے ہیں۔ کہ اس میں وعدہ ہے کہ تا وہ ڈریں۔ یا قرآن ان کے جی میں سوچ ڈالے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ موعود کا دن آئے گا۔ تو تمام دعوتیں پھیکی پڑ جاویں گی۔ اور سوائے کسی نئے حکم کے کسی دوسرے کی شفاعت مقبول ترقی و نجات کا سبب نہ ہوگی"

اس آیت سے انہوں نے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ یہ مرزا حسین علی صاحب پیشوائے بہائیاں کے متعلق ہے۔ اور وہ یوں اس آیت سے استدلال کرتے ہیں۔ کہ اس میں ایک ایسے موعود کے دن کی خبر دی گئی ہے۔ جس کی دعوت کے سامنے تمام کی دعوتیں پھیکی پڑ جائیں گی۔ اور سوائے اللہ کے نئے حکم کے کسی دوسرے کی شفاعت مقبول اور ترقی اور نجات کا سبب نہ ہو سکیگی۔ یہ دین الٰہی اور حکم و شفاعت اس دنیائے فانی میں موعود کے ذریعہ سے آتی ہے۔ اس آیت سے یہ استدلال کرنا نہایت ہی عجیب ہے۔ اور استدلال کرنے والے کی عقل پر پردہ اٹھا دیتی ہے۔ کہ اگر اس سے مراد کوئی موعود لیا بھی جائے۔ تو اس سے مرزا حسین علی صاحب طہرانی کی تصدیق کہاں سے نکل آتی ہے۔

یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دعویٰ کیا۔ اور مرزا حسین علی طہرانی کے دعویٰ کی موجودگی میں کیا۔ اونچی آواز کی موجودگی میں کبھی نہیں سنا گیا۔ کہ نیچی آواز سنی جا سکے۔ دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کس طرح مرزا حسین علی کی آواز کو نیچا کرتی چلی جاتی ہے۔ اور لوگ تھوڑے ہی دنوں میں دیکھ لیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کس طرح وہ آواز مرزا حسین علی صاحب کی آواز کو بند کر دیتی ہے۔ مرزا حسین علی صاحب کی شفاعت اور اس کے حکم کی قبولیت کی مثال ہمیں آج تک نظر نہیں آئی۔ مگر حضرت مسیح موعود کی اشاعت اور قبولیت کو ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ اور اپنے نفوس میں اس کا مشاہدہ کیا۔ آج بھی اس اشاعت کو ہم اپنے اندر پاتے ہیں۔ اور حی و قیوم خدا کا زندہ وجود اپنے اندر پاتے ہیں۔ (جیسے کہ وعنت الوجوہ للحی القیوم میں خبر دی گئی ہے) اور مخالفین سلسلہ کو ناکام و نامراد دیکھ رہے ہیں۔ (وقد خاب من حمل ظلما) اور ماننے والوں کو خدائی تائید کے ثمرات ملتے ہوئے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ (ومن یعمل من الصٰلحٰت وھو مومن فلا یخاف ظلما ولا ھضما) اور ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس قرآن کو جو کہ عربی میں نازل ہوا۔ اور جس میں وعید کی خبر دی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں پیش کیا۔ تاکہ وہ جو متقی ہے۔ ان لوگوں کے دلوں میں خدا کی یاد کو تازہ کرے۔ اور یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ وکذٰلک انزلناہ قرآنا عربیا وصرفنا فیہ من الوعید لعلھم یتقون او یحدث لھم ذکرا پورا ہو۔ پس یہ آیتیں نہایت ہی وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ...... پوری ہوتی ہیں۔ نہ کہ مرزا حسین علی صاحب طہرانی پر جو کہ وحی کی حقیقت سے بھی محض نابلد تھے۔ اور فطرت وحی کے پیدا ہوئے ہوئے ایک باطل خیالی کی بنیاد پر دلی خیالات کا نام وحی رکھتے تھے۔

ظہور حسین مولوی فاضل

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اور ریلوے پر مسافروں کا ہجوم

یہ نوٹ اخبار وکیل مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا ہے۔ ہم ایڈیٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے بغیر کسی تعصب کے محض انسانی ہمدردی کی خاطر اس نوٹ کو اپنے اخبار میں جگہ دی (ایڈیٹر)

ایک معزز احمدی نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ماہ گذشتہ کی ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ تاریخوں میں اعلانات سابقہ کے مطابق جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بمقام قادیان منعقد ہوا۔ جس میں مختلف علاقوں سے تقریباً چودہ پندرہ ہزار افراد شامل ہوئے۔ مسافروں کی تکلیف رفع کرنے کے لئے جلسہ سے پیشتر مرکز قادیان سے حکام ریلوے کو لکھا گیا تھا۔ کہ لوگوں کے امرتسر سے بٹالے تک آنے جانے کا آرام دہ انتظام کر دیا جائے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب ۲۹ر دسمبر کو صدہا مسافر جلسہ سے فارغ ہونے کے بعد بٹالہ کے اسٹیشن پر ۶ بجے کی ٹرین کے وقت سے گھنٹوں پیشتر آ پہنچے۔ اور ان میں ۱۱ بجے دن کی گاڑی کے پسماندہ مسافر بھی شامل تھے۔ اسٹیشن ماسٹر بٹالہ کے پاس گئے۔ اور اپنی روانگی کا کچھ انتظام کرنے کی درخواست کی۔ تو انہوں نے کچھ توجہ نہ کی اور اس کے سوا کچھ نہ کہا کہ تم شام کی امرتسر جانیوالی ٹرین میں جس کے ساتھ مزید خالی گاڑیاں بھی لگا دی جائیں گی۔ جا سکتے ہو۔ تمہیں اسی ٹرین کا انتظار کرنا پڑیگا۔ حالانکہ اسٹیشن ماسٹر صاحب مسافروں کو چھ گھنٹے کے انتظار کی زحمت سے بچانے کے لئے اسی وقت ٹرین کا انتظام بھی کر سکتے تھے۔ پھر ان سے تنزلاً یہ خواہش کی گئی۔ کہ اگر آپ اس وقت روانگی کا انتظام نہیں کرتے۔ تو کم از کم ہجوم کی آسائش کے خیال سے ٹکٹ ہی کھلوا دیں۔ تاکہ سب لوگ بسہولت ٹکٹ خرید سکیں۔ لیکن افسوس کہ اسٹیشن ماسٹر صاحب نے اسکے لئے بھی کچھ خیال نہ کیا۔ اور انتہائی بے توجہی سے ٹال دیا۔

اسکے علاوہ چونکہ ہجوم میں عورتیں بچے اور بوڑھے بھی تھے اسلئے شام سے پہلے اس قسم کے کمزور ان گاڑیوں میں جو دوسری لائن پر شام کی ٹرین کے ساتھ لگانے کے لئے کھڑی تھیں جا بیٹھے۔ تو اسٹیشن ماسٹر نے انکو سختی سے بذریعہ پولیس نکلوا دیا حالانکہ وہ گاڑیاں ٹرین کے ساتھ لگائی جانے والی تھیں اسکے بعد جب شام کی ٹرین پہنچی۔ تو وہ پہلے کافی لبریز تھی۔ اس میں لوگ سوار ہونے لگے۔ تو باوجودیکہ دس گاڑیاں موجود تھیں۔ صرف دو گاڑیاں چلنے سے پانچ منٹ پہلے لگوائی گئیں اس طرز عمل سے کئی مسافر جن کے ساتھ بچے اور عورتیں بھی تھیں اس قدر سردی میں بے سروسامانی کی رات بسر کرنے پر مجبور ہوئے۔ کیا حکام ریلوے اس شکایت کی جانب توجہ فرمائینگے۔ اور اس قسم کا انتظام مہیا کر دینگے جس سے مسافروں کو تکلیف نہ ہوا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

361

ممالک غیر کی خبریں

شنگھائی کی ایک خبر مظہر ہے کہ جنگ میں جنرل سون چون ہانگ نے جنرل چونگ یوان منگ کے اسلحہ خانہ پر قبضہ کر لیا۔ موخرالذکر فرار ہو کر فرانسیسی نوآبادی میں آ گیا۔ اور اس کی فوجیں یا تو منتشر کر دی گئیں۔ یا انہوں نے اطاعت قبول کر لی ہے۔ نوآبادی میں آ کر صدہا گولیاں اور چھرے پڑے۔ جن سے کھڑکیاں پاش پاش ہو گئیں ایک فرانسیسی بحری سپاہی کی ٹانگ میں بھی گولی لگی ؛

شنگھائی۔ ۱۱ر جنوری۔ چونکہ گورنر شنگھائی اور سابق گورنر کیانگسو کے درمیان جس کی امداد پر گورنر چی کیانگ بھی ہے۔ بمقام لونگہوا جنگ شروع ہو گئی ہے۔ چانگ کی فوجیں فرانسیسی نوآبادی کی حد تک پسپا ہو گئی ہیں۔ اس لئے تمام مقامی رضاکاران کو طلب کر لیا گیا ہے۔ فرانس کی بحری فوج ساحل پر اتر گئی ہے۔ مورچہ بندی کر لی گئی ہے۔ سڑکیں گھر گئی ہیں۔ نوآبادی کے ہر طرف حفاظت کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ دیہات سے ہزارہا پناہ گزین بھاگے چلے آ رہے ہیں۔ تشویش کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ غیر ملکیوں کی سلامتی محفوظ ہے ؛

آستانہ کی اطلاع ہے۔ کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کا مجسمہ امریکہ سے آ گیا ہے۔ امریکہ کے بہترین صناعوں نے اسے تیار کیا ہے۔ بہت جلد یہ مجسمہ آستانہ سے انقرہ جائیگا۔ اور دارالمجلس الوطنی کے سامنے نصب کیا جائیگا۔ مجسمہ میں غازی کمال پاشا ایک گھوڑے پر سوار دکھائے گئے ہیں ؛

پیرس۔ ۱۳ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ہیوز (وزیر خارجہ امریکہ) نے اس وجہ سے استعفا دیدیا ہے۔ کہ وہ مسٹر کولج پریذیڈنٹ اور دارالاعیان کی مرضی کے خلاف یورپین معاملات میں حصہ لینا چاہتے تھے۔ اب ان کی جگہ مسٹر کولوگ مقرر ہوئے ہیں۔ جو امریکن اور برطانوی اتحاد کے حامی ہیں ؛

استنبول میں ایک جدید قسم کی پولیس قائم ہوئی ہے۔ جس کا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ لوگوں کو فسق و فجور سے روکے۔ اس کے ارکان کے لئے یہ لازمی شرط ہے۔ کہ ہر سپاہی نکاح شدہ اور ۴۰ سال کی عمر سے زیادہ کا آدمی ہونا چاہیئے ؛

لنڈن ۱۲ر جنوری۔ تمام مغربی یورپ کی فضا کہر آلود ہے۔ بلجیم میں لاگر برج اسٹیشن پر ایک مسافر اور مال گاڑیوں میں تصادم ہوا۔ دو گاڑیاں الٹ گئیں۔ جس سے ۴۹ مسافروں کو چوٹیں آ گئیں۔ تین آدمی سخت مجروح ہوئے۔ آج ولیٹ فیلیا (جرمنی) میں برلن ایکسپریس بمقام ہرلن ایک استادہ گاڑی سے ٹکرا گئی۔ جس سے بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ اب تک ۱۲ لاشیں برآمد ہو چکی ہیں ؛

ہندوستان کی خبریں

مدراس۔ ۱۲ر جنوری۔ رائٹ آنریبل سری نواس شاستری کے استعفے کی وجہ سے کونسل آف اسٹیٹ میں جو نشست خالی ہوئی ہے اس کے لئے مسٹر وینکٹا رام۔ آئیر اور سیوا سنکرن نے امیدوار ہونے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

رنگون ۱۲ر جنوری ایک پریس کمیونک مظہر ہے کہ گزشتہ دسمبر میں فیصلہ عدالت کے بعد مذہبی پیشوا جیل خانہ میں قید کئے گئے۔ انکی تعداد ۵۰ تھی جس میں سے صرف ۲ نے مقاطعہ جوعی کیا لیکن اس بعد مقاطعہ جوعی کا سلسلہ ۸ دن سے زیادہ جاری رہا

لاہور کے بعض مشہور و ممتاز مسلمانوں نے ایک ماہوار رسالہ نیو اورینٹ (مشرق جدید) کے نام سے جاری کیا ہے۔ اس کا پہلا پرچہ شائع ہو گیا ہے اس رسالہ میں ایک مصری اخبار نویس کا لکھا ہوا ایک مضمون بھی ہے جس نے کہ مصر کی برطانوی ڈپلومیسی کی تاریخ پر بحث کی ہے۔

دہلی۔ ۱۰ر جنوری۔ پرنس آرتھر کناٹ معہ اپنی بیگم صاحبہ سہ شنبہ کو (بوقت سہ پہر) دہلی پہونچیں گے۔ اور وہاں ۲۰ تاریخ تک وائسرائے کے مہمان رہیں گے۔ ۱۷ر کو آپ ایک جلسہ رقص و سرود میں شرکت کریں گے۔ ۱۸ر کو آپ کی ضیافت کی جاوے گی اور ۱۹ر جنوری کو وائسرائے کی طرف سے آپ کو ٹی پارٹی دیجائیگی۔ جنوری کے آخری ہفتہ میں شاہزادہ کناٹ لاہور تشریف لے جائینگے اور ۲ر فروری کو پولو ٹورنامنٹ کے افتتاح کے موقع تک وہاں مقیم رہینگے ؛

لاہور۔ ۱۳ر جنوری۔ آج ایک سال کے بعد مقدمہ سازش ببر اکالی کا خاتمہ ہوگا۔ ۹۱ ملزموں میں سے تین تو جیل میں فوت ہو گئے۔ ۲۱ کے خلاف کافی ثبوت بہم نہ پہونچ سکا۔ البتہ ۶۷ کے خلاف ثبوت مل گیا ہے۔ اور اسیسروں نے ان کو قصور وار قرار دیا ہے۔ ۱۵ر فروری تک فیصلہ سنا دیا جائے گا ؛

پشاور۔ ۱۲ر جنوری۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ کوہاٹ کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں مصالحت ہو گئی۔ اور انہوں نے آج شام کو ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ؛

بمبئی ۱۰ر جنوری۔ بمبئی میونسپل کارپوریشن کے ایک اجلاس خصوصی میں جو کہ جمعہ کو منعقد کیا جانے والا ہے۔ اسکول کمیٹی کی جانب سے ایک تجویز پیش کی جانے والی ہے۔ کہ مسلمان لڑکوں کو بھی مفت اور جبریہ تعلیم دی جائے۔ تجویز کا منشاء یہ ہے۔ کہ چونکہ ایف اور جی وارڈ میں مفت اور جبریہ تعلیم کا نفاذ کیا جانے والا ہے ؛

اشتہارات

نوٹس

۲۰ر جنوری ۱۹۲۵ء سے ایک زائد ٹرین امرتسر اور گورداسپور کے مابین ذیل کے اوقات میں چلیگی ؛

ڈون ٹرین

اسٹیشن		منٹ	بجکر
امرتسر	روانگی	۳۵	۷
بٹالہ	آمد	۴۹	۸
״	روانگی	۴	۹
گورداسپور	آمد	۱۹	۱۰

اپ ٹرین

اسٹیشن		منٹ	بجکر
گورداسپور	روانگی	۰	۱۴
بٹالہ	آمد	۸	۱۵
״	روانگی	۲۰	۱۵
امرتسر	آمد	۳۶	۱۶

درمیان کے اسٹیشنوں کے اوقات کے متعلق براہ مہربانی اسٹیشن ماسٹران متعلقہ سے دریافت کر لیں ؛

ایگزیکٹو آفس ایڈمنسٹریشن برانچ لاہور مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۲۵ء
اے۔ ٹی۔ سٹول
چیف اوپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

اشتہار بموجب آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

ٹکن رام ولد گنگا رام مدعی بنام جان مدعا علیہ جادر سکنہ لکاد و تھانہ تحصیل جھنگ ؛

دعویٰ واپس آمدہ از عدالت

اشتہار بنام وریام ولد جموں ذات مراسی سکنہ چک ۲۴۲ تحصیل جھنگ۔ مدعا علیہ ؛

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو۔ اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۲۵ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ؛

تحریر ۱۰ر جنوری ۱۹۲۵ء

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

نہایت مفید گولیاں

جو نہایت ہی احتیاط اور محنت سے طبی اصول کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ عام کمزوری۔ ضعف دماغ۔ اور ضعف باصرہ کیلئے از حد مفید ہیں۔ ان کے استعمال سے بدن میں چستی۔ اعصاب میں تقویت طبیعت میں فرحت اور خون صالح کی پیدائش میں غیر معمولی افزونی ہوتی ہے۔ اور خاص کر بوڑھوں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ان کے اجزاء میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو کسی مذہب کے احکام کے خلاف ہو مرد و عورت دونوں کیلئے یکساں مفید ہیں۔ اور مقدار کی طاقت کو بڑھاتی ہیں اگر پچاس گولیوں کے استعمال سے کافی فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ یوں تو چند گولیاں بھی اپنا اثر دکھانے میں کامیاب ثابت ہوں گی ایک دفعہ آزما کر دیکھیں۔ کہ ایمانداری کے ساتھ اعلان کرتے ہیں [illegible]

نوٹ:- سالم بکس پچاس گولیوں کی قیمت پانچ روپیہ ہے۔ خرچ ڈاک و پیکنگ وغیرہ ۱۰ر بذمہ خریدار ہوگا ❊

❊ جو شخص دو بکس (۱۰۰ گولی) یکمشت منگائے گا۔ اس سے رعایتی قیمت آٹھ روپیہ لی جاویگی۔ بر حفاظت تمام روانہ ہوگا ❊

المشتہر

خاکسار:- میرزا حاکم بیگ احمدی۔ موحد قربانی چشمہ" گڑھی شاہدرہ صاحب۔ گوجرانوالہ پنجاب

لوگ موتیوں کے سرمہ کے دلدادہ ہیں

اس لئے کہ یہ سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ غلاف چشم۔ جالا۔ پھولے۔ لالی۔ سرخی۔ کو ہانجنی۔ دھندلا۔ پانی بہنا۔ پھولا۔ جالا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا لگاتار استعمال عینک سے نجات دلاتا اور آنکھوں کو آئندہ بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ر۔ محصولڈاک علاوہ تسلی کے لئے بیان تازہ

ایک بڑے مولوی صاحب کی شہادت:- جناب مولوی فضل الٰہی صاحب بیڈ مولوی بہاور سے لکھتے ہیں۔ کہ موتیوں کے سرمہ سے آپ کا سرمہ بہت مفید ثابت ہوا۔ برائے مہربانی ایک تولہ اور بھیجوں کا سرمہ خاکسار کے نام بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں ❊

سلسلہ کا پتہ

مہتمم کارخانہ [illegible] قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

معزز ناظرین

ہم نے آپ کی تکلیف رفع کرنے کیلئے بیاں پر اعلیٰ درجہ کی مشہدی لنگیوں کا جدید تیار کیا ہے۔ جن کا کپڑا دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ رنگ سیاہ سفیدی۔ سیاہ حاشیہ۔ سفید حاشیہ۔ غرض جس رنگ کی ضرورت ہو تحریر فرماویں انشاء اللہ نہایت عمدہ اور دیانتداری سے روانہ کیا جاویگا۔ نرخ عمدہ لنگی مشہدی گز جو ایک گز دو گرہ کا ہوتا ہے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر محمد اسمٰعیل احمدی سوداگر کیچ بازار کوئٹہ۔ بلوچستان ❊

جرمن سائنس کے کرشمے

اعصاب اور دماغ کا حیرت انگیز علاج

نیوراستھینین موتی کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے

نیوراستھینین کے متعلق آپ الفضل میں بہت کچھ پڑھ چکے ہیں۔ اب چند معززین احباب کے سرٹیفیکیٹ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جن سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔ کہ کس پایہ کی یہ غذا ہے۔ بشرطیکہ باقاعدگی کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے۔

میاں محمد شریف صاحب اے۔ سی امرتسر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے جو ایک شیشی دوائی نیوراستھینین کی دی تھی۔ وہ میں نے استعمال کی۔ اور بہت ہی مفید پائی۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ مجھے ایک اور شیشی بھیج دی گئی ہے میں آپ کا بہت ہی مشکور ہوں ❊

سید نصیر الدین علی خاں بی۔ اے ۲۱۳۲ ترپ بازار حیدرآباد تحریر فرماتے ہیں۔ مجھے آپ کی نیوراستھینین موتیوں کی اشد ترین ضرورت ہے۔ میں ان کو پندرہ دن سے استعمال کر رہا ہوں۔ اس عرصہ میں میں نے اپنے اعصابی نظام میں کافی ترقی دیکھی۔ میں نے کچھ ان فوائد کا بھی مشاہدہ کیا۔ جن کا ذکر آپ کی فہرست میں ہے۔ اب میرے پاس بہت تھوڑے موتی رہ گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ چار بوتلیں ان کی بہت جلدی ارسال کردیں۔ تاکہ میں آسانی کے ساتھ ان کا استعمال جاری رکھ سکوں ❊

ایچ بی ڈی سالٹ

یہ نمک۔ سالٹ صحت افزا یورپین چشموں سے کیمیاوی طور سے نکالا گیا ہے۔ اس کا استعمال تمام امراض معدہ کے لئے خصوصاً خلط کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور قبض۔ دست۔ ہچکی۔ بخار۔ نزلہ۔ سردرد۔ سستی۔ خون کی خرابی۔ بدہضمی۔ جگر کی خرابی۔ گنٹھیا۔ جوڑوں کے درد کے لئے مفید ہے۔ صبح کے وقت نہار اس کا استعمال انسان کے چہرہ کو سرخ کر دیتا ہے۔ یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں اسکا استعمال کرایا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عمر ❊

نواسکس ایواسکس

یہ دونوں غدودوں کے اندرونی رشحات سے تیار کی گئی ہیں اس لئے بہت سی بیماریوں کا قدرتی علاج ہے۔ نواسکس مردوں کے لئے ایواسکس عورتوں کے لئے ہے۔ اس کا استعمال انسان کی قوت نامیہ کو بڑھاتا ہے۔ اس کی طاقت کو قائم رکھتا ہے۔ اور اس کے حواس کو مضبوط کرتا ہے۔ اس سے صحت اور زندگی کا لطف اٹھانے کی طاقت بخشتا ہے۔ اور تمام قسم کی کمزوریوں کا قدرتی علاج ہے۔ اول الذکر قوت مردمی کا حیرت انگیز علاج ہے۔ مراق کو نفع بخشتا ہے اور موخرالذکر عورتوں کی مخصوص بیماریوں میں نہایت مفید ہے۔ مثلاً اولاد نہ ہونا۔ قوت نسوانی کی کمی یا زیادتی۔ اختناق الرحم۔ حیض کا کم یا زیادہ آنا۔ اس کے استعمال سے چہرہ پر جوانی کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں قیمت فی ڈبیہ نواسکس عـ۵ ۔ ایواسکس عـ۵ ❊

اسی کلیسین نمبر ۱ یہ مرض اٹھرا کا عجیب و غریب علاج ہے ان عورتوں کے لئے مفید ہے۔ جو حمل کے دنوں میں بیمار ہو جاتی ہیں۔ یا جن کے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر ❊

اسی کلیسین نمبر ۲ یہ ان بچوں کے لئے مفید ہے۔ جو بیمار رہتے ہوں۔ یا جن کے بھائی بہن بچپن میں ہی مر جاتے ہوں۔ اس کے استعمال سے ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بچہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ دانت آسانی کے ساتھ نکالتا ہے۔ معدہ درست رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر

سوکو میکٹ ہر قسم کی کھانسی کا لاثانی علاج ہے اس کے استعمال سے کھانسی رک جاتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر ❊

ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان پنجاب

المشتہر: اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل